ملفوظاتِ مہریہ

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ
میرے اُن بندوں کو خوش خبری سُنا دو جو بات سُن کر بہتر کی پیروی کرتے ہیں

مقالاتِ مرضیّہ

اَلْمَعْرُوْف بِہٖ

ملفوظاتِ مہریہ قدس سرہ العزیز

یعنی حضرت عالم ربّانی عارفِ لاثانی سیدنا و مولانا
قبلہ عالم خواجہ سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حسنی گیلانی کے ملفوظاتِ مبارکہ

بایمأ

حضرت سیّد پیر غلام محی الدّین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیّد پیر غلام معین الدّین شاہ صاحب و سیّد پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار ــــــــ چہارم

تعداد ــــــــ چار ہزار

مقامِ اشاعت ــــــــ گولڑہ شریف ، ضلع اسلام آباد

مطبع ــــــــ پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹڈ لاہور

فون: ۶۹۱۴۳۳۹، ۶۸۶۴۱۶۴، ۶۸۶۵۰۱۰

کاتب ــــــــ منشی خوشی محمد ناصر قادری خوش رقم

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق جون ۱۹۹۷ء

ہدیہ ــــــــ ۶۵ روپے

اے ذوق نہ کر نور سے آمیزشِ ظلمت ـــــ کیا کام تبرا کو تولائے علیؓ سے

ملفوظ ـ ۷۹

ایک مرتبہ کسی امام مسجد نے مقتدیوں کی عدم اطاعت اور بے ادبی کی شکایت کی۔ فرمایا "دُنیا بے عدلی اور ناحق شناسی سے پُر ہو گئی ہے۔ جہاں جاؤ اور جدھر دیکھو یہی روش نظر آتی ہے۔ صبر کرو کیونکہ یہی اچھا ہے۔ روزی کا انتظام بارگاہِ علام الغیوب سے بندوں کی پیدائش سے پہلے کا کیا ہوا ہے۔ وقت گذارنا مقصود ہے خواہ آدھی روٹی پر ہو۔ ہم خود بھی لوگوں کی اذیت رسانی سے محفوظ نہیں ہیں مگر خُدا کا فضل ہے کہ ہم اُن کے خلاف دُنیوی ذرائع سے کوئی انتقامی کاروائی نہیں کرتے بلکہ خلق کے نیک و بد کی جزا خالق پر چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ظُلم کا ہاتھ ہمیشہ دراز نہیں رہتا۔"

ملفوظ ـ ۸۰

ضلع راولپنڈی میں کثرتِ طاعُون کے دنوں میں حضرتؒ کی عادت مُبارک تھی کہ حاضر ہونے والے مہمانوں اور زائرین کو فرماتے تھے کہ یہاں شہر گولڑہ میں بھی اِس وبا کی شکایت ہے۔ جو شخص اپنے دل کی جمعیت سے یہاں رہنا چاہے بخوشی ٹھہرے اُسے ہماری طرف سے یہاں لنگر پر ٹھہرنے کی اجازت ہے لیکن جو نہ ٹھہرنا چاہے اُس کو واپس جانے کی بھی اجازت ہے۔ ایک دن ان ایّام میں ایک شخص سرائے کالا سے آیا اور عرض کیا کہ ہمارے گھروں میں چُوہے مرے پڑے ہیں۔ مکانوں میں بدبُو کی وجہ سے رہنا دُشوار ہو گیا ہے اور دل گھبراتا ہے۔ اگر اجازت ہو تو عارضی خیمے بنا کر اپنے گاؤں کے باہر کُھلی ہوا میں وقت گذاریں۔ فرمایا "نیّت درست ہو تو کیا حرج ہے۔ اپنے گھروں کے صحن یا اپنی زمینوں میں باہر نکل کر رہو۔ اور اپنے مریضوں کو بھی کُشادہ ہوا میں رکھو تاکہ ان کی خبرگیری ہو سکے۔ اور مُردوں کے دفن وغیرہ سے بھی غافل نہ رہو۔" اِس اثنا میں ایک بوڑھی عورت نے شہر گولڑہ سے آکر عرض کیا کہ ہم چند روز سے بدبُو کے سبب اپنے گھروں سے باہر نکلے ہُوئے تھے۔ دُعا خیر اور اجازت فرمائیں کہ اب اپنے گھروں میں واپس جائیں اور مال و اسباب کی حفاظت کریں۔ فرمایا "ان شاء اللہ تعالیٰ۔ خدا کرے اجازت ہے۔ گھروں میں جاؤ۔ یہ امر آپ کی اپنی مصلحت پر موقوف ہے ہماری جانب سے کسی پر گھروں میں جانے یا نکلنے کی کوئی پابندی ہرگز نہیں ہے۔ ہم یہاں طاعون کے انتظام کے لیے متعیّن ہیں۔ مگر مخلوق کی حالت اس داہیۂ کبریٰ بھاری مصیبت میں قابلِ رحم ہے۔ جو کچھ کہا جاتا ہے صرف مُصیبت زدہ لوگوں کی دلداری کے لیے کہا جاتا ہے۔" مترجم کہتا ہے کہ طاعُون اور وبا سے نکلنے کے متعلق آنجناب کا مفصل فتویٰ آپ کے فتاویٰ مطبُوعہ المعرُوف "فتاویٰ مہریہ" میں مُلاحظہ کریں۔

ملفوظ ـ ۸۱

ایک شخص ضلع مُلتان سے حاضرِ خدمتِ اقدسؒ ہو کر قدمبوس ہوا۔ حضرتؒ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے اور کس غرض سے آئے ہو۔ عرض کیا کہ میں وہی شخص ہُوں جو اس سے پہلے چند عریضے عملِ تسخیر کے حاصل کرنے کے لیے خدمتِ اقدس میں ارسال کر چکا ہے اور اب بھی اسی کام کے لیے حاضر ہوا ہُوں۔ فرمایا "کچھ تعلیم پائی ہے یا نہیں؟" عرض کیا "تعلیم یافتہ ہُوں۔" فرمایا "بوستانِ سعدیؒ میں تم نے نہیں پڑھا ـ

تُو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ   کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ

تُو خُدا کے حُکم سے گردن نہ موڑ تاکہ کوئی چیز تیرے حکم سے گردن نہ موڑے

ہمارے پاس تو یہی عمل ہے۔ اور جو بات تم سمجھتے ہو وُہ غلط ہے۔ ذکرِ خُدا میں مشغُول رہنا ہی درویشوں کے لیے اکسیرِ تسخیر ہے۔ اگر چاہتے ہو تو مُطابق دستُورِ مشائخ طریقت تمہیں وظیفہ کی تلقین کر سکتا ہُوں۔ بہتر ہے کہ اپنی عُمر سعی باطل میں نہ ڈالو۔"

ملفُوظ - ۸۲

ایک روز ایک شخص نے حلقۂ ارشاد میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مرض طاعُون سے جو لوگ مر جائیں وُہ شہید ہوتے ہیں یا نہیں ؟ جواب میں فرمایا "ہاں شہید ہوتے ہیں بشرطیکہ بُزدلی نہ کریں۔ اور راضی برقضائے الٰہی ہوں۔ بُزدل مرد کے دل میں وسواس اپنا کام کرتا ہے اور استقامت نہیں رہتی۔ پھر فرمایا کہ بعض مولوی مصیبت زدگان طاعُون پر بے وجہ کفر و تکفیر کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور ان کا یہ فتویٰ قاعدہ کے مُطابق نہیں۔ کیونکہ گھر سے خرُوج بقصدِ علاج اور چیز ہے اور خرُوج بہ قصد فرار اور چیز۔ چنانچہ شیخ الاسلام طحاویؒ نے اِس پر تصریح کی ہے کہ موت سے فرار نفع نہیں رہا۔ اور [illegible] سے فرار کی صُورت متصوّر نہیں ہو سکتی۔ مولویوں کا استدلال آیت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ[1] پر مبنی ہے۔ کلمہ حَذَرَ الْمَوْتِ سے ظاہر ہے کہ وہاں خروج بقصدِ فرار از موت تھا نہ بوجہ دیگر۔ انہوں نے قصّۂ طاعون عمواس جو بعہد خلیفۂ ثانی فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہ واقع ہوا تھا بھلا دیا ہے۔ شاید ان کی سمجھ اُن کے اپنے زعم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تفقہ اور توکّل سے زیادہ ہو حضرت عمرؓ کی تشدید اور دین میں احتیاط رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے بصیغۂ تفضیل پہنچی ہوئی ہے۔" محررِ سطُور کہتا ہے کہ قولِ سلیم کو طبع سقیم سے تکلیف ہوتی ہے لیکن حضرتؒ کا یہ فرمُودہ عین حق ہے۔ علاجِ طبّی کے بارہ حدیث میں ذٰلِکَ مِن قَدَرِ اللہ آیا ہے۔ اور تنزہ اور آب و ہوا کی تبدیلی بدنی تکالیف اور بیماریوں کے لیے علاج کی ایک قسم ہے بعض کُتب حدیث میں مذکُور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ تداووا یا عباد اللہ فان اللہ تعالیٰ ما انزل داءً الا وقد انزل لہ الدواء (اے خدا کے بندو علاج کیا کرو۔ کیونکہ خُدا نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں فرمائی جس کی دوا نہ ہو) لہٰذا طاعون کے متعلق آب و ہوا کی تبدیلی کو ناجائز قرار دینا تعصب اور بے سمجھی ہے۔

ملفُوظ - ۸۳

فرمایا "مردانِ خُدا اپنے ایثار کے باعث اوروں پر سبقت لے گئے ہیں۔ اُنہوں نے دُوسروں کے حقوق کو اپنی بھلائی پر مقدم رکھا۔ اور محض اپنے ہی کاروبار میں مصرُوف نہ رہے اور نہ ہی وُہ بے مروّت تھے۔ ایک دفعہ خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرّہٗ اپنے پیر خواجہ عثمان ہارونی قدس سرّہٗ کے ہمراہ جب اپنے دادا پیر حضرت خواجہ مخدُوم حاجی شریف زندانی قدس سرّہٗ کی خدمت میں حاضر ہُوئے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ تو حضرت مخدُومؒ نے حضرت خواجہ بزرگؒ کو قابلِ اظہارِ اسرار و افاضۂ انوار سمجھ کر خلوت میں فرمایا کہ فلاں روز فلاں وقت ہمارے مکان کے فلاں دریچہ کے نیچے جو اُس وقت کھُلا ہوگا ہماری نظر کے سامنے حاضر ہونا۔ ایسا کرنے سے دوزخ

---

[1] آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہُوئے۔